وزارت سے پہلے وزارت کے بعد

سیف اللہ خالد

داستان کوئی بہت پرانی نہیں۔ کہانی سنانے والے سارے کردار زندہ ہیں۔ انھیں وہ دن کبھی نہیں بھول سکتا جب ایک طویل عرصے بعد ان کے دہن نے گوشت اور روغن کو چکھا ورنہ وہ بھول چکے تھے کہ سوکھے ٹکڑوں، ہری مرچوں اور کچی پیاز کے سوا بھی کوئی ذائقہ ہے۔ وہ ناامید تھے کہ شاید ہی زندگی میں دوبارہ لذت اور سہولت کا کھانا نصیب ہو سکے گا۔ بلکہ وہ زندگی سے بھی ناامید تھے۔ ایسے میں پہلا پُرتکلف کھانا وہ کیسے بھول سکتے ہیں۔ جب کھانا یاد ہے تو کھلانے والے کا نام بھی حافظے کی لوح پر محفوظ ہے۔

یہ اُن دنوں کی بات ہے جب طالبان کا ساتھ دینے والے نوجوان حکومت پاکستان کی پالیسی کا یوٹرن نہ سمجھ پائے اور مجرم ٹھہرے۔ سقوطِ کابل کے بعد افغانستان کے زنداں ان کا مسکن بنے۔ وہی عبرتناک قید خانے جہاں انسانیت سوز اذیتیں معمول تھیں۔ جن کی داستانیں آج بھی انسانیت کو شرمندہ کر دیتی ہیں۔ ان میں غالب تعداد تو ان کی تھی جو سقوط کابل کے بعد پکڑے گئے اور وہ بھی تھے جن کو شمالی اتحاد کی سپاہ نے اس سے قبل محاذوں سے یا دورانِ سفر پکڑا تھا۔ اِنہی دنوں حکومتِ پاکستان کی کوششوں سے ان قید خانوں سے دوسو کے قریب قیدیوں کو رہائی ملی تو چھان پھٹک کی خاطر پشاور جیل میں ٹھہرایا گیا۔

شمالی اتحاد کی قید سے رہائی پانے والے یہ پاکستانی نوجوان جیل پہنچے تو انھیں حیرت کا سامنا کرنا پڑا جب معلوم ہوا کہ اس جیل میں قید ایک صاحب ثروت نے ان کے لیے مرغ و ماہی کا بندوبست کیا ہے اور ایک پُرتکلف ضیافت ان کی منتظر ہے۔ نہ صرف اعلیٰ درجے کا کھانا بلکہ مہمان قیدیوں کو ایک ایک سوٹ اور نقدی بھی دی گئی۔ ضیافت تین روز تک چلی جس نے دشمن کی قید اور وطن کی جیل کا فرق واضح کر دیا۔ یہ قیدی چند دن بعد رہائی پا گئے مگر انھیں ضیافت دینے والا آفتاب شیر پاؤ یاد رہا۔ ڈھیروں دعائیں دیتے ہوئے وہ ہمیشہ محبت سے ذکر کرتے رہے۔

پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ اِنہی حرماں نصیب قیدیوں میں سے ایک نے سوال کیا کہ ذرا معلوم کر دیں یہ وہی شیر پاؤ ہیں جو جیل میں تھے یا کوئی اور ہیں۔ انھیں بتایا گیا کہ ہیں تو وہی مگر اب وزارت داخلہ کا قلمدان ان کے ہاتھ میں ہے اس لیے ''مجھ سے پہلی سی محبت میرے محبوب نہ مانگ'' کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ شاید ان کی اس ضیافت کی خبر کہیں اور بھی پہنچی تھی

جوانھیں اپنے دورِ اقتدار میں اس کا ازالہ کرنا پڑا۔

آفتاب احمد شیر پاؤ اب پھر اقتدار میں نہیں۔ وزارت داخلہ کا قلمدان اب قصہ ماضی ہے۔ اقتدار کے صبح وشام تاریخ کی دھول میں پڑے ہیں۔ ملک کے طول وعرض میں آپریشن، پکڑ دھکڑ، مار دھاڑ اور اس پر ان کے اخباری بیانات، تبصرے اور تجزیئے، سب کچھ تاریخ کے بے رحم اوراق میں محفوظ ہے مگر آفتاب شیر پاؤ پھر سے اپنے ماضی کی طرف مراجعت کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ کل تک ہر دہشت گردی کو بیت اللہ محسود کے کھاتے میں ڈالتے تھے، آج کہتے ہیں کہ تحقیقات کے بغیر الزام نہ لگایا جائے۔ کل تک انتہا پسندی کو کوستے تھے، آج فرماتے ہیں ملک میں بڑھتے ہوئے خودکش حملے، لال مسجد آپریشن کے سبب ہیں۔ ان کی فکر میں ۱۸۰ ڈگری کا فرق دکھائی دے رہا ہے۔ وہی بات جو کل ان کے مخالفین کہتے تھے اور ان سے ناراض رہتے تھے، آج خود ان کی زبان سے ادا ہو رہی ہے۔ پشاور جیل میں ان کی ضیافت کھانے والے پھر سے حیران ہیں کہ ان کے ''میزبان'' شیر پاؤ آخر اتنے برس کہاں چھپے رہے۔ اگر یہی تھے جو وزارت داخلہ کا قلمدان رکھتے تھے تو مؤقف میں اتنا فرق کیوں؟ سوال کرنے والے ''مہمانوں'' کو جواب تو ان کے ''میزبان'' شیر پاؤ ہی دے سکتے ہیں۔ بعض مبصرین کا خیال ہے کہ بطور وزیر داخلہ ان کے خیالات نظریاتی نہیں اقتصادی اور مفاداتی تھے۔ ان کا رول محض ٹیپ ریکارڈر کا تھا۔ اب وزارت کا بوجھ ہٹا ہے تو نیچے سے پھر اصلی پٹھان نکل آیا ہے مگر ان کے مخالفین کو اس سے اتفاق نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ''اقتدار میں ان کی گفتگو اگر مفاداتی اور محلاتی تھی تو اب بھی ان کے بیانات خالصتاً ''جان بچاؤ'' پروگرام کا حصہ ہیں اور وہ حملہ آوروں کو باور کروا رہے ہیں کہ میں تو تمہارے ساتھ ہوں تمہارا آدمی ہوں۔'' اگر یہ سچ ہے تو سوال یہ ہے کہ جن حلقوں کو وہ پیغام دے رہے ہیں کیا وہ اس پیغام کو تسلیم کر لیں گے؟ دوسرے یہ کہ آئندہ وزیر داخلہ کے لیے اس عمل میں کیا سبق پوشیدہ ہے؟ اور آئندہ کے وزیر داخلہ کا بعد از وزارت کیا مستقبل ہوگا؟ غور وفکر کا مقام ہے۔ ابھی سے سوچنا چاہیے کہ وزارت سے پہلے اور وزارت کے بعد اور پھر اب کے نظریات میں اتنا بُعد کیوں؟ صاحب اختیار ہو کر حقائق چھپانا اتنا ضروری کیوں ہو جاتا ہے؟ حقائق کے برعکس فیصلے مجبوری کیوں بن جاتے ہیں؟ جن پر بعد میں وضاحتیں جاری کرنا پڑتی ہیں۔

ماہانہ مجلس ذکر واصلاحی بیان
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)
3 فروری 2008ء
اتوار بعد نماز مغرب
دفتر احرار 69/C
وحدت روڈ نیو مسلم ٹاؤن لاہور
نوٹ: ہر انگریزی ماہ کی پہلی اتوار کو بعد نمازِ مغرب مجلس ذکر واصلاحی بیان ہوتا ہے
تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام لاہور فون: 042-5865465